سوال

اللہ تعالی نے روزے کو ہی اپنے اس فرمان "روزہ میرے لیے ہے اور میں ہی اس کا اجروثواب دونگا" کیوں مخصوص کیا ہے ؟

جواب

الحمد للہ

بخاری اور مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالی کا فرمان ہے : ابن آدم کا روزے کے علاوہ ہر عمل اس کے لیے ہے، کیونکہ روزہ میرے لیے ہے، اور اس کا اجروثواب بھی میں ہی دونگا ..."

صحیح بخاری حدیث نمبر (1761) صحیح مسلم حدیث نمبر (1946).

اور جب سارے اعمال اللہ کے لیے ہیں، اور ان کا اجروثواب بھی وہی دیتا ہے تو حدیث قدسی میں اللہ تعالی کے فرمان : "روزہ میرے لیے ہے، اور اس کا اجروثواب بھی میں ہی دونگا" اللہ تعالی نے روزے کو اس کے لیے مخصوص کیوں کیا ہے، اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے ؟

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ نے اس حدیث کے معنی اور روزے کو اس فضیلت کے ساتھ مخصوص کرنے کے اسباب میں اہل علم کی دس توجیہات بیان کی ہیں ان میں اہم درج ذیل ہیں :

1- دوسرے اعمال کی طرح روزے میں ریاء کاری نہیں ہوسکتی قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں : جب سارے اعمال میں ریاء کاری داخل ہوسکتی ہے، اور روزہ ایک ایسا فعل ہے جس پر اللہ کے علاوہ کوئی اور مطلع نہیں ہوسکتا تو اللہ تعالی نے اسے اپنی جانب مضاف کیا، اور اسی لیے حدیث میں فرمایا :

"وہ میری بنا پر اپنی شہوت ترک کرتا ہے"

اور ابن جوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

سب عبادات کرتے وقت ظاہر ہوجاتی ہیں، اور بہت ہی کم ایسی ہیں جن میں ریاء کا شائبہ نہ ہوتا ہو، یعنی ہوسکتا ہے اس میں ریاء شامل ہو، لیکن روزہ ایسا عمل ہے جس میں ریاء کاری کا شائبہ بھی نہیں

2- "اور میں ہی اس کا اجروثواب دونگا"

اس سے مراد یہ ہے کہ اس کے اجروثواب اور نیکیوں کی زیادتی کی مقدار کا علم صرف مجھے ہے، کسی اور کو نہیں

قرطبی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

اس کا معنی یہ ہے کہ : باقی اعمال کے اجروثواب کی مقدار کا لوگوں کو بتا دیا گیا ہے، اور یہ کہ اس میں دس سے سات سو تک اضافہ کیا جا سکتا ہے، یا جتنا اللہ چاہے، لیکن روزہ ایک ایسا عمل ہے جس کا ثواب اللہ تعالی بغیر کسی مقدار کے دے گا، اس کی شہادت مسلم شریف کی درج ذیل روایت سے ملتی ہے :

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"اللہ تعالی کا فرمان ہے : ابن آدم کے ہر عمل کی نیکیاں دس سے لیکر سات تک میں اضافہ کیا جاتا ہے، اللہ تعالی نے فرمایا : لیکن روزہ نہیں، کیونکہ روزہ میرے لیے ہے، اور اس کا اجروثواب بھی میں ہی دونگا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1151).

یعنی اس کا اجروثواب میں بغیر حساب وکتاب اور بغیر مقدار کے دونگا، یہ بالکل اس فرمان کی طرح ہے :

صبر کرنے والوں کو بغیر حساب کے اجروثواب دیا جائیگا

3-"روزہ میرے لیے ہے "

اس فرمان کا معنی یہ ہے کہ میرے ہاں سب سے محبوب ترین اور مقدم عبادت یہی روزہ ہے

ابن عبدالبر کہتے ہیں : باقی سب عبادات پر روزے کی فضیلت کے لیے "روزہ میرے لیے ہے "کہنا ہی کافی قرار دیا

اور امام نسائی رحمہ اللہ نے ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

"تم روزے رکھا کرو، کیونکہ اس کی مثل کوئی اور عمل نہیں "

سنن نسائی حدیث نمبر (2220) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن نسائی میں اسے صحیح قرار دیا ہے

4-یہاں پر شرف اور عظمت کی اضافت ہے، جیسے بیت اللہ، کہا جاتا ہے، حالانکہ ساری مساجد تو اللہ کی ہیں ہی لیکن بیت اللہ کی اضافت شرف و عظمت کی اضافت ہے

زین بن منیر کہتے ہیں :

اس طرح کے سیاق میں عمومی جگہ میں تخصیص سے عظمت و شرف کے علاوہ کچھ سمجھا نہیں جا سکتا

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

" یہ عظیم الشان حدیث کئی ایک وجوہات کی بنا پر روزے کی فضیلت پر دلالت کرتی ہے :

پہلی وجہ :

سارے اعمال میں سے روزہ اللہ تعالی نے اپنے لیے مخصوص کیا ہے، اور یہ اس کے نزدیک شرف اور روزے کی محبت کی وجہ ہے، اور اس میں اللہ تعالی کے لیے اظہار اخلاص کی بنا پر، کیونکہ روزہ بندے اور اس کے رب کے درمیان راز ہے اس پر اللہ تعالی کے علاوہ کوئی اور مطلع نہیں ہوسکتا، کیونکہ روزہ دار کے لیے لوگوں سے خالی جگہ اور دور جا کر روزے کی بنا پر اللہ تعالی کی جانب سے حرام کردہ اشیاء استعمال کرنا ممکن ہے، لیکن اس کے باوجود وہ انہیں استعمال نہیں کرتا، اس لیے کہ اسے علم ہے کہ اللہ عزوجل اس کی خلوت میں بھی اسے دیکھ رہا ہے، اور اس نے ان اشیاء کا استعمال اس پر حرام کیا ہے، چنانچہ وہ اللہ تعالی کی سزا اور عقاب کے ڈر، اور اس کے اجروثواب کے حصول کی امید رکھتے ہوئے اسے ترک کر دیتا ہے

تواس بنا پر اللہ تعالی نے اس کے اس اخلاص کا شکریہ ادا کرتے ہوئے سارے اعمال میں سے صرف روزے کو ہی اپنے ساتھ مخصوص کیا ہے، اور اسی لیے فرمایا :

"وہ میری وجہ سے اپنی شہوت اور کھانا پینا ترک کرتا ہے "

اور اس خصوصیت کا فائدہ روز قیامت ظاہر ہوگا، جیسا کہ سفیان بن عیینہ رحمہ اللہ کا قول ہے :

"روز قیامت جب اللہ تعالی اپنے بندے کا حساب وکتاب کرے گا، اور اس کے ذمہ جو بھی ظلم ہونگے وہ اس کے سارے اعمال سے ادا کیے جائینگے، لیکن روزہ سے نہیں، باقی جو بھی بچے گا وہ اللہ تعالی اپنے ذمہ لے لے گا اور روزہ کی وجہ سے اسے جنت میں داخل کرے گا

دوسری وجہ :

اللہ تعالی نے روزے کے متعلق فرمایا ہے :

"اور اس کا اجر وثواب بھی میں ہی دونگا "

اللہ تعالی نے اجر وثواب کی اضافت اپنی ذات کریم کی طرف کی ہے؛ کیونکہ سارے اعمال صالحہ کے اجر وثواب میں عدد کے حساب کے اضافہ ہوتا ہے، ایک نیکی دس سے لیکر سات سو اور اس سے بھی زیادہ تک بڑھتی ہیں، لیکن روزے کا اجر وثواب اللہ تعالی نے اپنی ذات کے ساتھ بغیر کسی معدود عدد اور بغیر حساب وکتاب مخصوص کیا ہے

اللہ سبحانہ وتعالی سب سے زیادہ کرم کرنے والا اور بہت زیادہ جودو سخا کا مالک، اور عطیہ کرنے والا ہے، چنانچہ روزے کا اجر وثواب بغیر حساب وکتاب اور عظیم ہے، روزہ اللہ تعالی کی اطاعت وفرمانبرداری پر صبر کرنے، اور اللہ تعالی کی حرام کردہ اشیاء سے اجتناب پر صبر کرنے، اور کھانے پینے اور بدن کی کمزوری جیسی مقدر تکلیفوں پر صبر کرنے کا نام روزہ ہے

اس روزے میں صبر کی تینوں قسمیں جمع ہیں، جس سے یہ ثابت ہوا کہ روزہ صبر کرنے والے ہی رکھتے ہیں

اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اللہ تعالی یقینا صبر کرنے والوں کو بے حساب وکتاب اجر وثواب سے نوازے گا الزمر (10)... انتہی

دیکھیں : مجالس شہر رمضان صفحہ نمبر (13).

واللہ اعلم .